خلاصہ مضامینِ قرآن

اٹھارہواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿﴾
(المومنون:۱ تا ۲)

سورۂ مومنون

مومنوں کی ظاہری و باطنی صفات کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ کی ابتدائی گیارہ آیات میں مومنوں کی ظاہری صفات اور آیات ۵۷ تا ۶۱ میں اُن کی باطنی کیفیات بیان کی گئی ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۱	تعمیرِ سیرت کے لیے بنیادی صفات کا بیان
- آیات ۱۲ تا ۱۶	تخلیق اور حیاتِ انسانی کے مراحل
- آیات ۱۷ تا ۲۲	اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت
- آیات ۲۳ تا ۷۷	رسولوں کی قوموں کے ساتھ کشمکش
- آیات ۷۸ تا ۹۲	اللہ کی عظیم قدرتوں کا بیان
- آیات ۹۳ تا ۹۸	عافیت مانگنے کی دعائیں
- آیات ۹۹ تا ۱۱۴	نافرمانوں کا برا انجام
- آیات ۱۱۵ تا ۱۱۸	بادشاہِ حقیقی کی عظمت کا بیان

آیات ۱ تا ۱۱

تعمیرِ سیرت کے لیے بنیادی صفات

اِن آیات میں بندۂ مومن کی تعمیرِ سیرت کے لیے سات بنیادی صفات بیان کی گئی ہیں:

i- نمازوں میں خشوع وخضوع کا اہتمام یعنی پوری توجہ اور اظہارِ عاجزی کے ساتھ نماز ادا کرنا۔

ii- بے مقصد اور لایعنی سرگرمیوں سے دور رہنا۔

iii- خود احتسابی یعنی گناہوں کو ترک کرنا اور نیکیوں میں آگے بڑھنا۔

iv- جنسی بے راہ روی سے بچنا اور عصمت وعفت کی حفاظت کرنا۔

v- اَمانتوں کی پاسداری کرنا۔

vi- وعدوں کو پورکرنا۔

vii- نمازوں کی حفاظت کرنا یعنی اُنہیں پابندیٔ وقت کے ساتھ مسجد میں باجماعت ادا کرنا اور اُن کے تمام آداب ومسائل کا لحاظ رکھنا۔

مذکورہ بالا صفات کے حامل مومنوں کو کامیابی اور جنت الفردوس میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی۔

آیات ۱۲ تا ۱۶

تخلیق اور حیاتِ انسانی کے مراحل

یہ آیات واضح کررہی ہیں کہ بچہ ماں کے وجود میں کن مراحل سے گزر کر تکمیل پاتا ہے؟ اللہ سب سے پہلے مٹی کے گارے کے جوہر کو نطفہ بنا دیتا ہے۔ پھر نطفہ کو جمے ہوئے خون میں تبدیل فرماتا ہے۔ پھر جمے ہوئے خون کو بوٹی کی صورت عطا کرتا ہے۔ پھر اُس بوٹی کو ہڈی میں ڈھال دیتا ہے۔ اب ہڈی پر گوشت چڑھاتا ہے۔ اِس سب کے بعد تیار شدہ جسم انسانی میں روح ڈال کر انسان کی تخلیق کو مکمل کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ بہترین خالق ہے۔ انسان اپنی حیات کا پہلا مرحلہ گزار کر دنیا میں فنا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ اُسے روزِ قیامت زندہ فرما کر حیات کے دوسرے مرحلے سے گزارے گا۔

یہ آیات اِس حقیقت کا بین ثبوت ہیں کہ قرآنِ حکیم اللہ کا کلام ہے۔ کسی انسان کے لیے ممکن نہ تھا کہ وہ آج سے چودہ سو سال قبل جان سکتا کہ ماں کے وجود میں بچہ کن مراحلِ تخلیق سے گزر کر مکمل ہوتا ہے۔ اللہ ہی ہر شے کا علم رکھتا ہے اور اُسی نے تخلیق کے اُن مراحل کو قرآنِ مجید میں واضح کیا

ہے جنہیں آج انسان سمجھنے کے قابل ہوا ہے۔ بلاشبہ اللہ اور اُس کا کلام دونوں ہی عظیم ہیں۔

آیات ۱۷ تا ۲۲

اللہ کی شانِ رزاقیت

اللہ کی شانِ تخلیق واضح کرنے کے بعد اب اِن آیات میں اللہ کی شانِ رزاقیت بیان کی جارہی ہے۔ اللہ مخلوقات کی پیاس کی تسکین کے لیے پانی برساتا ہے۔ اِس پانی کے ذریعہ کھجوروں، انگوروں اور زیتون کے باغات پیدا فرماتا ہے۔ اِن نعمتوں کو انسان کھاتے ہیں، اُن سے رس کشید کرتے ہیں اور روغنِ زیتون کو شوربہ کے طور بھی استعمال کرتے ہیں۔ زمین سے اگنے والی نباتات ہی سے مویشی بھی پرورش پاتے ہیں جن کا گوشت انسان کھاتے ہیں، جن کے دودھ سے استفادہ کرتے ہیں، جن پر سواری کرتے ہیں اور اُن کی کھالوں، چربی اور ہڈیوں سے بھی کئی فوائد حاصل کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ کی نعمتوں کا شمار ناممکن ہے۔

آیات ۲۳ تا ۲۶

حضرت نوحؑ کی دعوت اور قوم کا جواب

اِن آیات میں حضرت نوحؑ کی قوم کے ساتھ کشمکش کا ذکر ہے۔ حضرت نوحؑ نے قوم کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی۔ قوم کے سرداروں نے اعتراض کیا کہ حضرت نوحؑ محض ایک انسان ہیں اور ایک انسان کیونکر اللہ کا رسول ہوسکتا ہے؟ اللہ کا رسول تو کسی فرشتے کو ہونا چاہیے۔ اُنہوں نے حضرت نوحؑ کو مجنون قرار دینے کی گستاخی کی اور پوری قوم کو اُن کی پیروی کرنے سے روکا۔ طویل عرصہ تک سردارانِ قوم کی یہ گستاخیاں جاری رہیں۔ آخر کار حضرت نوحؑ نے اللہ کی بارگاہ میں مدد کی درخواست کی۔

آیت ۲۷ تا ۳۰

حضرت نوحؑ اور اہلِ ایمان پر اللہ کی رحمت

یہ آیات حضرت نوحؑ کی مدد کے لیے دعا کی قبولیت کا حال بیان کررہی ہیں۔ اُن کی دعا کے جواب میں اللہ نے اُنہیں ایک کشتی بنانے اور اُس میں تمام اہلِ ایمان کے ساتھ دیگر مخلوقات کا ایک ایک

جوڑا سوار کرنے کا حکم دیا۔ آخر کار ایک طوفان آیا جس سے تمام کافر ہلاک ہو گئے اور صرف کشتی میں سوار اہلِ ایمان محفوظ رہے۔ سلامت رہنے والوں کو اللہ نے تلقین کی کہ وہ اپنی سلامتی پر اللہ کا شکر ادا کریں اور اُس سے دعا کریں کہ اللہ اُنہیں کشتی سے اتارنے کے بعد اپنی بے شمار نعمتوں اور برکات سے فیض یاب فرمائے۔ بلا شبہ اِس پورے واقعہ میں ہمارے لیے ایک سبق آموزی ہے۔ اللہ ہمیں ہر حال میں حق پر قائم رہنے اور حق کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آیات ۳۱ تا ۳۹

تاریخ دہرائی جاتی ہے

حضرت نوحؑ کے بعد اِن آیات میں اب ایک اور رسول کا ذکر ہے۔ اُن کے ساتھ بھی قوم نے وہی رویہ اختیار کیا جیسا قوم نوحؑ نے اختیار کیا تھا۔ رسولؑ نے اللہ کی بندگی کی دعوت دی۔ جواب میں سرداروں نے رسول کی بشریت اور بشری تقاضوں پر اعتراض کیا۔ رسولؑ پر جھوٹا ہونے کا بہتان لگایا اور بڑی شدت سے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کی حقیقت کی نفی کی۔ طویل عرصہ کی کشمکش کے بعد رسولؑ نے اللہ سے مدد کرنے کی التجا کی۔

آیات ۴۰ تا ۴۱

ظالموں کا برا انجام

اِن آیات میں اللہ کی طرف سے رسولؑ کی التجا کا جواب مذکورہ ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ عنقریب ظالموں پر عذاب آنے والا ہے۔ ایک زوردار زلزلہ نے اُنہیں برباد کر دیا۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ قومِ ثمود کے انجام کا ذکر ہے کیونکہ اس قوم کو اللہ نے زلزلہ سے ہلاک کیا تھا۔ اُن کی طرف جو رسول بھیجے گئے وہ حضرت صالحؑ تھے۔

آیات ۴۲ تا ۴۴

بھیڑ چال

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ بعد میں آنے والی کئی قوموں نے بھی بھیڑ چال کی طرح وہی روش اختیار کی جیسی روش قومِ نوحؑ اور قومِ ثمود کی تھی۔ ہر قوم کو معین وقت پر اپنی سرکشی کی سزا ملی۔ اللہ

نے اُنہیں ماضی کی عبرتناک داستانیں بنا دیا۔ بلاشبہ ایمان نہ لانے والوں کے لیے نہ صرف تباہی بلکہ رہتی دنیا تک لعنت و پھٹکار ہے۔

آیات ۴۵ تا ۴۹

آلِ فرعون کی بدبختی

آلِ فرعون کی طرف اللہ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔ یہ آیات آلِ فرعون کی بدبختی کا نقشہ پیش کر رہی ہیں۔ اُنہوں نے تکبر کیا کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا تعلق ہماری غلام قوم سے ہے لہٰذا ہم اُن کی بات کیوں مانیں؟ حالانکہ اُن کے سامنے ایسے احکامات آچکے تھے جو اُن کی ہدایت کے لیے کافی تھے۔ وہ بدنصیب اپنی سرکشی اور احساسِ برتری کی وجہ سے ہدایت سے محروم رہے اور دنیا و آخرت کی بربادی کا شکار ہوئے۔

آیت ۵۰

حضرت مریم اور ابنِ مریم پر اللہ کا کرم

اِس آیت میں اللہ نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو اپنی قدرت کی نشانیاں قرار دیا۔ یہ نشانیاں اُس وقت ظاہر ہوئیں جب ایک ٹیلے پر حضرت مریم نے کنواری ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کو معجزانہ طور پر جنم دیا۔ وہ ٹیلہ جہاں اللہ نے حضرت مریمؑ کی تقویت کے لیے صاف پانی کا چشمہ جاری کر دیا تھا۔ حضرت مریم بغیر کسی مرد کے تعلق کے حضرت عیسیٰؑ کو جنم دے کر نشانی بن گئیں اور حضرت عیسیٰؑ بغیر والد کے ولادت پا کر اِس اعزاز سے مشرف ہوئے۔

آیات ۵۱ تا ۵۳

رزقِ حلال کا ثمر ...... اچھے اعمال کی توفیق

یہ آیات اُس اہم ہدایت کی یاد دلا رہی ہیں جس کی اللہ نے اپنے رسولوں کو تلقین فرمائی۔ تمام رسولوں کو حکم دیا گیا کہ وہ پاکیزہ رزق کھائیں تا کہ اچھے اعمال کر سکیں۔ گویا حرام کمائی انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔ اِس کے بعد اہلِ ایمان کو توجہ دلائی گئی کہ تمام رسول ایک اُمت یعنی بامقصد گروہ تھے اور تم بھی اُن ہی کے ہم مقصد پیروکار بن جاؤ۔ اِس گروہ کا مقصد تھا اللہ کا

تقویٰ اختیار کرنا یعنی اُس کی نافرمانی اور بالخصوص حرام کمائی سے بچنا۔ البتہ افسوسناک صورت یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت اللہ کی جزوی اطاعت کرتی ہے اور اطاعت کے جس پہلو کو اختیار کرتی ہے اُسی پر مطمئن ہے۔ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ تصور کرتی ہے۔ اللہ ہمیں اپنی مکمل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۴ تا ۵۶

غافلوں کے لیے وعید

اِن آیات میں ایسے لوگوں کو خبردار کیا گیا جو حق کو قبول کرنے اور اُس کے مطابق عمل کرنے سے مسلسل پہلوتہی کر رہے ہیں۔ اُنہیں دنیا میں مال اور اولاد کی نعمتیں دی گئی ہیں جن میں مگن ہو کر یہ دعوتِ حق سے اعراض کر رہے ہیں۔ اُن کے لیے دنیا کی نعمتیں چار دن کی چاندنی کی طرح ہیں۔ پھر اُن کے لیے مسلسل اندھیری رات یعنی ہمیشہ ہمیش کا عذاب ہے۔

آیات ۵۷ تا ۶۱

مومنوں کی باطنی کیفیات

سورۂ مومنون کی یہ آیات مومنوں کی باطنی کیفیات کا تذکرہ اِس طرح کر رہی ہیں کہ:

i- مومن ہر وقت اپنے رب کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

ii- وہ اپنے رب کی آیات پر واقعی ایمان رکھتے ہیں۔

iii- وہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

iv- وہ انتہائی رازداری کے ساتھ اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔

v- نیکیاں کرنے کے باوجود ڈرتے رہتے ہیں کہ معلوم نہیں اُن کی نیکیاں بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوں گی یا نہیں؟

vi- وہ بھلائی کے ہر کام میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ ہم سب کو یہ جذبات و کیفیات عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۲ تا ۶۳

انسانوں کی اکثریت کچھ اور ہی سرگرمیوں میں مصروف ہے

یہ آیات انسانوں کی غفلت پر افسوس کا مضمون لیے ہوئے ہیں۔ اللہ نے قرآنِ کریم میں واضح کر دیا کہ بندے کن اعمال کے ذریعہ اُس کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بھی بتا دیا کہ یہ اعمال بندوں کی استطاعت کے مطابق ہی مطلوب ہیں۔ پھر روزِ قیامت ہر انسان کو اپنے اعمال کی جوابدہی بھی کرنی ہے۔ اِس کے باوجود بندوں کی اکثریت پر افسوس ہے کہ وہ مطلوبہ اعمال سے غافل ہو کر کچھ اور ہی سرگرمیوں میں لگی ہوئی ہے۔ اللہ ہمیں اِس بدبختی اور محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۴ تا ۷۱

مشرکینِ مکہ پر عذاب کیوں آیا؟

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کے اُن جرائم کا ذکر ہے جن کی وجہ سے وہ عذاب سے دوچار ہوئے:

i- نبی اکرم ﷺ جب اُن پر آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرتے تو وہ الٹے قدموں بھاگ کھڑے ہوتے۔

ii- وہ اللہ کے رسول ﷺ کی اِس طرح توہین کرتے جیسے لوگ کسی قصہ گو سے حقارت آمیز سلوک کرتے ہیں۔

iii- اُنہیں اللہ کے کلام پر غور و فکر کی دعوت دی جاتی لیکن وہ اِس دعوت کو ٹھکرا دیتے۔

iv- وہ رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ کردار و اخلاق کا تجربہ رکھنے کے باوجود اُن کی رسالت کا انکار کر رہے تھے۔

v- اس اعتراف کے باوجود کہ اللہ کے رسول ﷺ امانت، صداقت اور عدالت کا پیکر ہیں، وہ آپ ﷺ کو مجنوں قرار دے رہے تھے۔

vi- اللہ کے رسول ﷺ اُن کے سامنے حق پیش فرما رہے تھے اور اُنہیں دنیا و آخرت کے حوالے سے اصل حقائق کی یاددہانی کرا رہے تھے لیکن وہ اِس سب سے اعراض کر رہے تھے۔

مذکورہ بالا جرائم کی وجہ سے جب مشرکینِ مکہ پر عذاب آیا تو پھر فریادیں کرنے لگے لیکن اب فریاد رسی کا وقت گزر چکا تھا۔ اللہ ہمیں ایسے ملعون لوگوں کی روش اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۷۶ تا ۷۷

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

سابقہ آیات میں مشرکینِ مکہ کی گستاخانہ روش کے بیان کے بعد ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون ہے۔ آپ ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ آپ ﷺ بڑی بے غرضی کے ساتھ مکہ والوں کو سیدھے راستہ کی طرف آنے کی بے لوث دعوت دے رہے ہیں۔ جن بدنصیبوں کو آخرت میں جواب دہی کا یقین نہیں وہی آپ ﷺ کی دعوت سے اعراض کر رہے ہیں۔ اللہ نے اُنہیں جھنجھوڑنے کے لیے عذاب بھیجا لیکن یہ پھر بھی سرکشی سے باز نہ آئے۔ اب اللہ ان پر ایسا شدید عذاب نازل کرے گا کہ ہمیشہ کے لیے مایوس ہو کر رہ جائیں گے۔

آیات ۷۸ تا ۸۳

اللہ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کے حسبِ ذیل احسانات کا ذکر ہے:

i- اللہ ہی نے انسان کو سماعت، بصارت اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی ہے تا کہ وہ غور وفکر کر کے اپنے لیے فلاح کا راستہ ڈھونڈ ھ سکے۔ البتہ انسانوں کی اکثریت اِن صلاحیتوں کا استعمال وقتی لذتوں کے حصول کے لیے کر کے ناشکری کی روش اختیار کرتی ہے۔

ii- اللہ ہی نے تمام انسانوں کو مختلف مقامات پر بسایا اور وہاں اُن کی ضروریات کی فراہمی کا بندوبست کیا۔ البتہ ایک وقت آئے گا کہ اُن سب کو اللہ کے سامنے جوابدہی کے لیے جمع کر دیا جائے گا۔

iii- انسان کی زندگی اور موت اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ ہر انسان کو وہ ضروریاتِ زندگی عطا فرماتا ہے اور جب چاہتا ہے اُسے موت دے دیتا ہے۔

iv- رات اور دن کا نظام انسانوں کے آرام اور کام کے لیے اللہ ہی نے بنایا ہے۔

انسان اللہ کی مذکورہ بالا نعمتوں کو جانتے ہیں لیکن اِس کے باوجود اِن نعمتوں کے استعمال کے حوالے سے جوابدہی کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں ناشکری اور غفلت کی اِس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۴ تا ۸۹

سوچنے پر مجبور کردینے والے تین سوالات

یہ آیات تین ایسے سوالات پیش کر رہی ہیں جو ہر انسان کو نہ صرف سوچنے بلکہ حق کا اعتراف کرنے پر مجبور کرنے والے ہیں:

i- پوری زمین اور اِس پر موجود جملہ مخلوقات کس کے اختیار میں ہیں؟

ii- ساتوں کے سات آسمانوں اور کائنات کے عظیم تختِ حکومت کا مالک کون ہے؟

iii- کائنات کی ہر شے پر کس کا زور چلتا ہے؟ کون ہے جو ہر شے کو کسی آفت سے بچا سکتا ہے لیکن اُس کی پکڑ سے کسی کو کوئی نہیں بچا سکتا؟

اِن تمام سوالات کے جوابات میں انسان یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ مذکورہ بالا صفات کا حامل صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔ اِس کے باوجود بے بس اور لاچار مخلوقات کو اللہ کا شریک بنانے کا کیا جواز ہے؟ اللہ ہی سے دعا ہے کہ وہ شرک کرنے والوں کو ہوش کے ناخن لینے اور ہر قسم کے شرک سے باز رہنے کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۰ تا ۹۲

اللہ سچا ہے اور شرک کرنے والے جھوٹے ہیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ لوگوں کے سامنے حق واضح کر چکا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت حق کے مقابلہ میں باطل کو قبول کر رہی ہے۔ یہ بات سراسر جھوٹ ہے کہ اللہ کی کوئی اولاد بھی ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور کو معبود قرار دینا بھی صاف جھوٹ ہے۔ اگر کائنات میں ایک سے زیادہ بااختیار معبود ہوتے تو وہ کسی موقع پر باہمی اختلاف کی بنیاد پر لڑ پڑتے اور کائنات میں فساد برپا ہو جاتا۔ اللہ ہی معبودِ واحد ہے۔ وہی کائنات کی ہر ظاہر و پوشیدہ حقیقت سے واقف ہے۔ وہ لوگوں کے گھڑے ہوئے جھوٹ اور اختیار کردہ شرک سے پاک ہے۔

آیات ۹۳ تا ۹۸

ایمان افروز دعائیں

یہ آیات ہمارے لیے اللہ کا بیش بہا تحفہ ہیں۔ اِن میں آفات سے محفوظ رہنے اور شیاطین کے حملوں سے بچاؤ کے لیے دو ایمان افروز دُعائیں سکھائی گئی ہیں۔ پہلی دعا ایسی صورت حال کے لیے ہے جب کوئی بگڑی ہوئی قوم سرکشی کی آخری حدوں کو پہنچ رہی ہو۔ ایسی قوم کو اُس کی شرارتوں کی سزا ملنے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ سے التجا کریں:

رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ﴿﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴿﴾

''اے میرے رب اگر تو مجھے دکھا ہی دے وہ عذاب جس کا تو نے ظالموں سے وعدہ کر رکھا ہے تو اے اللہ مجھے اِس ظالم قوم کے ساتھ شریکِ عذاب نہ کیجیو''۔

دوسری دعا کا تعلق بگڑی ہوئی قوم کے سامنے دعوتِ حق پیش کرنے کے مرحلے سے ہے۔ ایسی قوم حق کی مخالفت میں ظلم و زیادتی پر اُتر آتی ہے اور ایسے میں حق کے داعی کو چاہیے کہ ہر برائی کا جواب بھلائی سے دے۔ شاید مخالفین کا دل نرم پڑ جائے۔ ایسے میں شیطان حق کے داعی کو اکساتا ہے کہ وہ بھی برائی کے جواب میں برائی ہی کی روش اختیار کرے تاکہ باہمی طور پر جھگڑے اور فساد کی صورت پیدا ہو جائے۔ ایسے میں حق کی دعوت دینے والوں کو چاہیے کہ اللہ سے یوں دعا کریں:

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ﴿﴾ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ﴿﴾

''اے میرے رب! میں شیطانوں کی چھیڑ کے مقابلہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور مجھے تیری نافرمانی کی روش کی طرف مائل کریں)''۔

اللہ ہمیں کثرت سے مذکورہ بالا دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور اِن دعاؤں کو ہمارے حق میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۹ تا ۱۰۰

غافل انسان کی حسرتناک موت

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جب ایک غافل انسان پر موت کی سختی آتی ہے تو وہ اللہ سے فریاد کرتا ہے کہ مجھے کچھ مہلت دے دی جائے تاکہ میں کچھ نیکیاں کر کے موت کے بعد کی زندگی کے لیے تیاری کرلوں۔ جواب دیا جاتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ اِس سے قبل بھی جب اُس پر کوئی آفت آتی تھی تو یہ نیک بن جانے کا وعدہ کرتا تھا اور آفت ٹلنے کے بعد دوبارہ سرکشی کرتا تھا۔ اب اُسے عالمِ برزخ میں قیامت کے واقع ہونے تک انتظار کرنا پڑے گا۔

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳

قیامت کے روز فیصلہ اعمال کے وزن پر ہوگا

یہ آیات روزِ قیامت کامیابی اور ناکامی کا معیار واضح کر رہی ہیں۔ تمام انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ جن کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ کامیاب ہوں گے۔ اِس کے برعکس جن کی نیکیاں کم ہوں گی وہ بدنصیب ناکام ہوکر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ** ''اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما''۔ آمین!

آیات ۱۰۴ تا ۱۱۴

جہنم والوں کی آہ وزاری

اِن آیات میں اہلِ جہنم کی آہ وزاری کا بیان ہے۔ جہنم کی آگ اُن کے چہروں کو جھلسا کر بدشکل کر دے گی۔ اللہ دریافت فرمائے گا کہ کیا تم تک میرے احکامات نہیں پہنچے تھے کہ تم نے اُنہیں پسِ پشت ڈال دیا۔ وہ اعتراف کریں گے کہ ہماری بدبختی اور نحوست ہم پر چھا گئی تھی۔ اب وہ التجا کریں گے کہ ہمیں جہنم سے نکال کر اصلاح کا ایک موقع دے دیا جائے۔ جواب دیا جائے گا کہ ذلیل ہوکر جہنم ہی میں پڑے رہو۔ تم دنیا میں ایمان لانے والوں اور شریعت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اُڑاتے تھے۔ وہ نیک لوگ تو جنت میں داخل ہوکر منزلِ مراد کو پہنچ گئے۔ اب اللہ جہنمیوں سے پوچھے گا دنیا میں کتنا عرصہ رہے۔ وہ جواب نہیں دے پائیں

گے۔ اللہ فرمائے گا تم دنیا میں انتہائی مختصر وقت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ کاش تم اُس وقت کو قیمتی بنا لیتے۔ اللہ کے اِس سوال و جواب سے سے اہلِ جہنم کی حسرت اور بڑھ جائے گی۔ اللہ ہم سب کو اس انجامِ بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱۵ تا ۱۱۸

پہاڑوں کو ہلا دینے والی آیاتِ مبارکہ

تفسیرِ قرطبی میں یہ واقعہ بیان ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شدید بیماری میں مبتلا شخص کے کان میں یہ آیات پڑھیں تو وہ فوراً صحت یاب ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دریافت فرمایا کہ اُنہوں نے مریض کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا کہ میں نے سورۂ مومنون کی آخری آیات تلاوت کی ہیں۔ اِس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْاَنَّ رَجُلًا مُوْقِنًا قَرَاَھَا عَلٰی جَبَلٍ لَزَالَ

''اگر کوئی شخص پورے یقین کے ساتھ یہ آیات کسی پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے''۔

یہ آیات بڑے جلالی اسلوب میں ہر انسان کو خبردار کر رہی ہیں کہ وہ بے مقصد تخلیق نہیں کیا گیا۔ دنیا کے عام بادشاہ بھی اپنے وفاداروں کو نوازتے اور نافرمانوں کو سزا دیتے ہیں۔ تو کیا اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے' اپنے فرمانبرداروں کو انعام اور اپنے باغیوں کو سزا نہ دے گا۔ خاص طور پر شرک کرنے والوں کو تو عبرتناک عذاب سے دوچار کرے گا۔

آخری آیت میں اللہ کا جلالی رنگ، جمالی رنگ اختیار کر رہا ہے اور اللہ نہایت شفقت سے ہمیں نبی اکرم ﷺ کی وساطت سے اُمید افزا دعا مانگنے کی تلقین فرما رہا ہے:

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

''اے میرے رب تو معاف فرما اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے''۔ آمین!

سورۂ نور

گھر کے اندر کے پردہ کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں گھر کے اندر کے پردہ کا بیان ہے۔اِسی لیے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

عَلِّمُوْا رِجَالَكُمْ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوْا نِسَائَكُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ (بیہقی)

''اپنے مردوں کو سورۂ مائدہ اور خواتین کو سورۂ نور سکھاؤ''۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱تا۱۰: حدِ زنا اور حدِ قذف کا بیان
- آیات ۱۱تا۲۶: حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا بیان
- آیات ۲۷تا۳۴: گھر کے اندر کے پردے کے احکامات
- آیات ۳۵تا۴۰: ایمان اور کفر کے لیے تمثیلات
- آیات ۴۱تا۴۶: اللہ کی قدرتوں کا بیان
- آیات ۴۷تا۵۴: منافقانہ اور مومنانہ طرزِ عمل
- آیات ۵۵تا۵۷: نظامِ خلافت کے قیام کی بشارت
- آیات ۵۸تا۶۱: گھر کے اندر کے پردہ کے احکامات
- آیات ۶۲تا۶۴: نظمِ جماعت

آیت ۱

جلالی آغاز

یہ آیت سورۂ مبارکہ کی پرشکوہ تمہید ہے۔آگاہ کیا جارہا ہے کہ اِس سورۃ میں اہم احکامات آرہے ہیں جن پر عمل اللہ نے لازم کردیا ہے۔اب اہلِ ایمان کی ذمہ داری ہے کہ اِن احکامات کو یادرکھیں اور اِنہیں نافذ کریں۔

آیات ۲ تا ۳

حدِّ زنا

اِن آیات میں غیر شادی شدہ زانی مرد اور زانی عورت کے لیے حدِّ زنا کا بیان کرتے ہوئے حکم دیا گیا:

i- زانی مرد اور زانی عورت کو سو سو کوڑے مارے جائیں۔

ii- حد کے جاری کرنے کے حوالے سے مجرموں پر کوئی رحم نہ کیا جائے۔

iii- حد لوگوں کے سامنے جاری کی جائے تا کہ مجرموں کو تکلیف کے ساتھ ساتھ ذلت کا بھی سامنا ہو۔ مزید یہ کہ دیکھنے والوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ اس جرم سے اجتناب کریں۔

زنا جیسے جرم کی مذمت کے لیے ایک اخلاقی ضابطہ بیان کیا گیا کہ زانی اِس قابل نہیں کہ وہ کسی پاکدامن خاتون سے نکاح کرے اور زانیہ اِس لائق نہیں کہ اُسے کسی پاکدامن مرد کے نکاح میں دیا جائے۔

آیات ۴ تا ۵

حدِّ قذف

یہ آیات قذف یعنی کسی خاتون پر بدکاری کی تہمت لگانے کی سزا بیان کر رہی ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی پاکدامن خاتون پر زنا کا الزام لگائے اور ثبوت کے طور پر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اُسے سزا کے طور پر اسّی کوڑے مارے جائیں گے اور آئندہ کبھی بھی اُس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی۔ البتہ اگر وہ اپنی اِس حرکت پر نادم ہو کر توبہ کرے تو آخرت میں اللہ کے ہاں اُمید ہے کہ اُسے بخشش مل جائے گی اور وہ اُخروی سزا سے بچ جائے گا۔

آیات ۶ تا ۱۰

شوہر کی طرف سے بیوی پر زنا کا الزام

اِن آیات میں ایک نازک معاملہ زیرِ بحث آیا ہے۔ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھ لے اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو وہ عدالت میں قاضی کے سامنے چار بار قسم کھا کر

اپنی صداقت کا ثبوت دے گا۔ پانچویں بار قسم کھا کر کہے گا اگر وہ جھوٹا ہے تو اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اِس کا بھی امکان ہے شوہر جھوٹی قسمیں کھا رہا ہو اور بیوی پر بہتان لگا رہا ہو۔ لہٰذا اگر بیوی چار بار قسمیں کھا کر شوہر کے جھوٹا ہونے کی گواہی دے اور پھر پانچویں بار شوہر کے سچا ہونے کی صورت میں اپنے خلاف اللہ کا غضب نازل ہونے کی بددعا کرے تو اُس پر سے حد کا نفاذ روک دیا جائے گا۔

آیات ۱۱ تا ۱۸

حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا اعلان

یہ آیات اُس بہتان کا ازالہ کر رہی ہیں جو حضرت عائشہؓ پر لگایا گیا تھا۔ سن ۵ ھ میں غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی کے دوران رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ملعون نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی۔ کئی منافقین نے مل کر اِس تہمت کو ایک مہم کی صورت میں پھیلانا شروع کر دیا۔ بعض سادہ لوح مسلمان بھی اِس مہم سے متاثر ہو گئے۔ اِن آیات میں بہتان لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی۔ سادہ لوح مسلمانوں کو متوجہ کیا گیا کہ اُنہوں نے کیوں اُمّ المومنین کے حوالے سے بدگمانی کی اور ایک جھوٹ کو عام کرنے میں حصہ لیا؟ اُنہیں خبردار کیا گیا کہ آئندہ ایسی حرکت سے سختی سے اجتناب کریں۔

آیات ۱۹ تا ۲۰

مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے والوں کا برا انجام

اِن آیات میں ایسے لوگوں کو دنیا و آخرت کے عذاب کی دھمکی دی گئی جو مسلمانوں میں بے حیائی پھیلاتے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ جرم آج عام ہو گیا ہے۔ ہم اپنے گھروں میں ٹی وی، اخبارات اور جرائد کے ذریعہ بے حیائی کی نشر و اشاعت میں حصہ لیتے ہیں۔ خواتین بے پردہ ہو کر، زیب و زینت اختیار کر کے اور بعض اوقات نیم عریاں لباس میں باہر نکل کر اس جرم کا ارتکاب کرتی ہیں۔ کاروباری ادارے اشتہارات کے ذریعہ بڑے پیمانے پر بے حیائی پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ میڈیا بڑے پیمانے پر اِس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔

حکومت کی طرف سے ایک مہم کے طور پر اِس جرم کی سرپرستی کی جارہی ہے۔المستدرک علی الصحیحین للحاکم میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد نقل ہوا:

اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرِنَا جَمِیْعًا،فَاِذَارُفِعَ اَحَدُھُمَارُفِعَ الْاٰخَرُ

''حیااورایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ایک ختم ہوجائے تو دوسرا بھی ختم ہوجاتا ہے''۔

اللہ کے بندے لوگوں میں ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں جبکہ شیطان اوراُس کے ایجنٹ ایمان ختم کرنے کے لیے بے حیائی پھیلاتے ہیں۔ اِسی لیے ان مجرموں کے لیے دنیا وآخرت کا عذاب ہے۔ اللہ ہمیں معاشرہ میں شرم وحیا کی اقدار پر عمل کرنے اوراُنہیں عام کرنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین!

آیت ۲۱

اللہ کا فضل نہ ہوتو کوئی بھی پاکیزہ نہیں رہ سکتا

اِس آیت میں شیطان کی پیروی سے منع کیا گیا۔شیطان اپنی پیروی کرنے والوں کو ہمیشہ بے حیائی اوراللہ کی نافرمانی ہی کی راہ دکھاتا ہے۔اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اگراللہ کا فضل اور اُس کی رحمت انسان کے شاملِ حال نہ ہوتی تو کوئی انسان کبھی بھی پاکیزہ نہ رہ سکتا۔ یہ اللہ ہی ہے جو جنسی بے راہ روی سے انسان کو بچاتا ہے۔اللہ ہم سب کو زندگی کے آخری سانس تک پاکیزہ زندگی گزارنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین!

آیت ۲۲

دوسروں کی زیادتی معاف کردو' اللہ بھی تمہارے گناہ معاف فرمادے گا

یہ آیت ایک اہم ہدایت دے رہی ہے۔اگرہم دوسروں کی زیادتی سے درگزر کریں گے تو اللہ بھی ہمارے گناہ معاف فرمادے گا۔حضرت عائشہؓ کے خلاف مذموم مہم میں حضرت مسطح بن اثاثہؓ بھی سادہ لوحی میں شامل ہوگئے تھے جوایک نادار مہاجر صحابی تھے اورحضرت ابوبکرصدیقؓ اُن کی مالی اعانت فرماتے تھے۔حضرت ابوبکرصدیقؓ کو رنج ہوا کہ کیوں مسطح اُن کی بیٹی کے خلاف منافقین کے ساتھ مہم میں شامل ہوگئے۔ وہ فیصلہ کرنے والے تھے کہ آئندہ مسطح کی مدد

نہ کریں گے۔ اِس آیت میں اِس فیصلہ سے روکتے ہوئے جب کہا گیا کہ:

اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ

''کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے''۔

تو وہ پکار اُٹھے کہ بَلٰی یَا رَبَّنَا اِنَّا نُحِبُّ(کیوں نہیں !اے ہمارے رب ہم پسند کرتے ہیں)اور اُنہوں نے حضرت مسطحؓ کو معاف فرما دیا اور اُن کی مالی مدد کا سلسلہ جاری رکھا۔

آیات ۲۳ تا ۲۵

پاکدامن خواتین پر تہمت لگانے والوں کا بدترین انجام

اِن آیات میں ایسے مجرموں کو سخت سزا کی وعید سنائی گئی جو پاکدامن خواتین پر گناہ کی تہمت لگاتے ہیں۔ اُن پر دنیا و آخرت میں لعنت و پھٹکار ہوتی ہے۔ روزِ قیامت اُن کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں اُن کے جھوٹا ہونے کی گواہی دیں گے اور پھر اُنہیں اُن کی شرارت کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔

آیت ۲۶

جیسا کردار ویسی رفاقت

اِس آیت میں ایک اخلاقی قدر بیان کی جارہی ہے۔ وہ قدر یہ ہے کہ پاکیزہ کردار کے لوگوں کو پاکیزہ لوگوں کی رفاقت ملنی چاہیے اور برے کردار کے حامل لوگوں کو اِسی قماش کے لوگوں کا ساتھ ملنا چاہیے۔ نیک مرد اِس لائق ہیں کہ اُن کے نکاح میں پاکباز خواتین آئیں اور خبیث مرد اِسی قابل ہیں کہ اُن کے گھر میں بدکار بیویاں آئیں۔ اللہ ہمیں پاکیزہ کردار اور پاکیزہ لوگوں کا ساتھ عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۷ تا ۲۹

کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے ہدایات

یہ آیات ہمیں کسی کے گھر میں داخل ہونے کے حوالے سے حسبِ ذیل تعلیمات دے رہی ہیں:

i- کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے دستک دی جائے اور جب پوچھا جائے کہ کون ہے؟ تو اپنا تعارف کرایا جائے۔

ii- گھر والوں کے لیے سلام پیش کر کے سلامتی کی دعا کی جائے۔
iii- بغیر کسی کی اجازت کے کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا جائے۔
iv- اگر صاحبِ خانہ ملاقات کے لیے وقت نہ دیں تو بغیر کسی ناراضگی کے واپسی اختیار کی جائے۔
v- ایسے کسی گھر میں داخلہ کی اجازت ہے جہاں کسی کی رہائش نہ ہو اور وہاں کسی ضرورت کی فراہمی کا انتظام ہو۔

آیات ۳۰ تا ۳۱

گھر کے اندر پردے کے لیے ہدایات

اِن آیات میں گھر کے اندر پردہ کے حوالے سے حسبِ ذیل ہدایت دی گئیں:

i- مرد اور خواتین نگاہوں کی حفاظت کریں۔ نامحرم پر نگاہ ڈالنا تو گناہ ہے ہی، بالغ ہونے کے بعد بالغ محرموں پر بھی نگاہ ڈالنے سے اجتناب کیا جائے۔
ii- مرد اور خواتین اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور ایسا لباس پہنیں جو دبیز ہو، ڈھیلا ڈھالا ہو اور ستر کو پوری طرح سے ڈھانپ لے (مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اور خاتون کے ستر میں چہرہ کی ٹکیہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا جسم شامل ہے)۔
iii- خواتین شعوری طور پر اپنی زیب و زینت ظاہر نہ کریں سوائے اُس زینت کے جو از خود ظاہر ہو۔
iv- خواتین اضافی چادر (خمار) کے ذریعہ اپنے سینہ کے ابھار کو چھپالیں۔
v- خواتین شوہر اور محرم مردوں کے سوا کسی کے سامنے اپنی زیب و زینت یعنی چہرہ نہ کھولیں۔ محرم مرد وہ ہیں جن سے ایک خاتون کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔
vi- خواتین چلتے ہوئے قدم زور سے زمین پر نہ ماریں تاکہ اُن کی مخفی زینت (زیورات کی جھنکار) وغیرہ ظاہر نہ ہو۔
vii- مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کے حوالے سے کوتاہی پر اللہ کی بارگاہ میں مسلسل استغفار اور توبہ

کی جائے۔

آیات ۳۲ تا ۳۴

بے نکاحوں کا نکاح کردو

یہ آیت حکم دے رہی ہے کہ بے نکاحوں کا نکاح کردیا جائے خواہ وہ آزاد ہوں یا نیک چلن غلام وکنیز۔ نکاح انسان کی عصمت کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ جذبات کی تسکین کا جائز راستہ انسان کو گناہ کی طرف جانے سے روک دیتا ہے۔ البتہ اگر آزاد مرد کے پاس اپنے یا شادی کے بعد گھر کے اخراجات کے حوالے سے تنگدستی ہو تو وہ اللہ کی طرف سے خوشحالی آنے تک انتظار کرسکتا ہے۔ نیک غلام یا کنیز اگر اپنی قیمت ادا کرنے کے وعدہ پر آزادی چاہیں تو نہ صرف اُنہیں آزاد کردیا جائے بلکہ اُن کی مالی مدد بھی کی جائے۔ کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کیا جائے۔ جو زبردستی اُنہیں مجبور کرے گا تو گناہ زبردستی کرنے والا پر ہوگا نہ کہ کنیز پر۔ گویا زنا بالجبر کی صورت میں خاتون پر حد جاری نہ کی جائے گی۔

مذکورہ بالا ہدایات انتہائی واضح ہیں اور ایسے لوگوں کے دلوں میں رقت وگداز پیدا کرنے والی ہیں جو واقعی اللہ کی رضا کے طلب گار اور پرہیزگار ہیں۔

آیت ۳۵

نورِ ایمان کے لیے تمثیل

اِس آیت میں بندۂ مومن کے دل میں اللہ پر ایمان کو ایک تمثیل سے واضح کیا گیا ہے۔ نورِ ایمان اِسی طرح سے ہے جیسے ایک قندیل میں چراغ روشن ہو۔ چراغ کو خالص روغنِ زیتون سے روشن کیا گیا ہو۔ زیتون ایسے درخت کا ہو جو باغ کے بالکل وسط میں ہونے کی وجہ سے سورج کی تمازت سارا دن جذب کرتا ہو۔ اِس سے اُس کے روغن میں جلا دینے کی صلاحیت اِس قدر تیز ہو کہ وہ دور ہی سے آگ کو پکڑ لے۔ اِسی طرح جس شخص کی فطرت کا روغن آلودگی اور تعصّبات سے پاک ہو، وہ اللہ کی طرف سے آنے والی دعوت کو فوراً قبول کرتا ہے اور اُس کا دل نورِ ایمان سے جگمگا اٹھتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو فوراً قبول کرنا اِس

حقیقت کی درخشاں مثال ہے۔ اللہ ہم سب کے دلوں کو نورِ ایمان سے منور فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۳۸

نورِ ایمان کے ثمرات

جن لوگوں کا باطن نورِ ایمان سے منور ہو چکا ہو' یہ آیات اُن کی کیفیات وظائف اِس طرح بیان کر رہی ہیں:

i- وہ صبح وشام اللہ کے گھروں میں اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

ii- اُن کی تجارت یا وقتی کاروباری سرگرمیاں اُنہیں اللہ کے ذکر، نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتے۔

iii- وہ روزِ قیامت کے احساس اور اُس دن ہونے والے حساب کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

بشارت دی گئی کہ اللہ اُنہیں اُن کے اعمال کا نہ صرف بہترین بدلہ دے گا بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی نوازے گا۔

آیت ۳۹

بے روح اعمال کے لیے تمثیل

یہ آیت ایسے لوگوں کے اعمال کی حقیقت ظاہر کر رہی ہے جو ریا کاری کرتے ہیں یا اللہ کے کچھ احکامات پر عمل کرتے ہیں اور کچھ کو جان بوجھ کر نظر انداز کرتے ہیں یا جن کے دلوں میں ایمان کے بجائے منافقت کی بیماری ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے اعمال سراب کی مانند ہیں۔ سراب دیکھنے میں پانی لگتا ہے لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ روزِ قیامت اُنہیں اپنی نیکیوں کا اجر نہیں بلکہ جہنم کا عذاب ملے گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُّ. قَالَ: كَذَبْتَ. وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيٌّ. فَقَدْ قِيلَ. ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى

وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ. فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ. وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَاقَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَجَوَادٌفَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ (مسلم)

’’قیامت والے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا، ان میں ایک وہ آدمی ہو گا جو شہید ہو گیا تھا، پس اسے (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں نے تیری راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، تو تو اس لیے لڑا تھا تا کہ تجھے بہادر کہا جائے، پس تجھے (دنیا میں) بہادر کہہ لیا گیا۔ پس اس کی بابت حکم دیا جائے گا تو اُسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور دوسرا وہ شخص ہو گا جس نے (دین کا) علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھلایا اور قرآن پڑھا، پس اُس کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا، میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا تھا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اِس لیے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے۔ پس تحقیق تجھے (دنیا میں ایسا) کہہ لیا گیا اور اس کی بابت حکم دیا جائے گا، پس اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور (تیسرا) وہ شخص ہو گا، جس کو اللہ نے کشادگی عطا فرمائی تھی اور اسے مختلف قسم کے مال سے نوازا تھا، پس اسے پیش کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کیے جانے کو تو پسند کرتا تھا، نہیں چھوڑا، مگر اس میں تیری خاطر ضرور خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو یہ اس لیے کیا کہ کہا جائے کہ تو بڑا سخی ہے۔ پس تحقیق تجھے (دنیا میں ایسا) کہہ لیا گیا اور اس کی بابت حکم دیا جائے گا، پس اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔

آیت ۴۰

ایمان اور عمل دونوں سے محرومی کے لیے تمثیل

اس آیت میں اُن بدنصیبوں کے لیے گھٹا ٹوپ اندھیروں کی مثال دی گئی جو ایمان اور عمل دونوں سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ اندھیرے سمندر کی گہرائی میں اُس وقت اپنی انتہا پر ہوتے ہیں جب سمندر میں طوفان برپا ہو' موج پر موج آ رہی ہو اور آسمان پر بادل ہوں تاکہ سورج، چاند یا ستاروں کی روشنی بھی میسر نہ آسکے۔ اِن اندھیروں میں ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا۔ اللہ ہمیں اندھیروں سے بچائے اور نور ہی نور عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۱ تا ۴۶

اللہ کی عظمت وقدرت کا بیان

اِن آیات میں اللہ کی عظمت وقدرت کے کئی مظاہر بیان کیے گئے:

i- کائنات کی ہر شے زبانِ حال اور زبانِ قال سے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے۔

ii- اللہ نے تمام مخلوقات خاص طور پر اڑتے ہوئے پرندوں کو اپنی تسبیح اور ذکر کرنے کا طریقہ سکھا رکھا ہے۔

iii- اللہ جانتا ہے کہ ہر مخلوق کس وقت کیا کر رہی ہے۔

iv- اللہ ہی بادلوں کو اُٹھاتا' اُنہیں باہم ملاتا اور اُن سے بارش برساتا ہے۔

v- اللہ ہی آسمان سے اولے برساتا ہے۔ اِن اولوں سے کسی کی کھیتی محفوظ رہتی ہے اور کسی کی

کھیتی برباد ہو جاتی ہے۔

vi- اللہ بادلوں کو ٹکرا کر بجلیاں پیدا کرتا ہے جو انسانوں کو بینائی سے محروم کر سکتی ہیں۔

vii- اللہ نے طرح طرح کی مخلوقات بنائیں جن میں کچھ رینگتی ہیں' کچھ دو پاؤں پر چلتی ہیں اور کچھ چار پاؤں پر۔ اللہ جو چاہتا ہے سو بناتا ہے۔

بلاشبہ مذکورہ بالا مظاہرِ قدرت میں بندوں کے لیے سبق آموزی، معرفتِ ربانی کے حصول کا سامان اور سیدھے راستے پر چلنے کی رہنمائی موجود ہے۔ اللہ ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۷ تا ۵۰

منافقانہ طرزِ عمل

یہ آیات منافقوں کا طرزِ عمل واضح کر رہی ہیں۔ منافقین دعویٰ کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان کا لیکن عملی زندگی میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے گریز کرتے ہیں۔ جب اُنہیں شریعت کے مطابق فیصلوں کی طرف بلایا جاتا ہے تو اعراض کرتے ہیں۔ البتہ اگر اِن فیصلوں سے اپنے حق میں کوئی فائدہ ملنے کا امکان نظر آئے تو فوراً اُنہیں قبول کر لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن کے دل ایمان سے محروم ہیں' اُنہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اعتماد نہیں اور وہ بہت بڑی ناانصافی کر رہے ہیں۔

آیات ۵۱ تا ۵۲

مومنانہ طرزِ عمل

اِن آیات میں مومنوں کے طرزِ عمل کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ مومن وہی ہیں کہ جب شریعت کے مطابق فیصلہ کی طرف بلایا جائے تو فوراً سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا (ہم نے سنا اور قبول کیا) کہتے ہوئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر معاملہ میں اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں' صرف اللہ سے ڈرتے ہیں اور اُس کی نافرمانی سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیب نہ صرف کامیاب بلکہ کامیابی کے بلند درجات پر پہنچنے والے ہیں۔ اللہ ہمیں بھی اِن میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیت ۵۳

جھوٹی قسمیں مت کھاؤ

منافقین گھر کے آسائش و آرام کو چھوڑ کر دعوتِ دین یا جہاد و قتال کے لیے اللہ کی راہ میں نکلنے سے گریز کرتے ہیں۔ البتہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ جب بھی اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا تو وہ نکل کھڑے ہوں گے۔ اِس آیت میں اُن سے کہا گیا کہ قسمیں کھانے کے بجائے مخلص اہلِ ایمان کی طرح اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ بے شک جو تم کر رہے ہو وہ اللہ کے علم میں ہے۔

آیت ۵۴

رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری صرف حق پہنچا دینا ہے

اِس آیت میں حکم دیا گیا کہ ہر معاملہ میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو رسول ﷺ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور تمہاری نافرمانی کی سزا تم ہی کو ملے گی۔ البتہ اگر رسول ﷺ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔ ایک ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق خدمتِ دین کے مشن میں اپنے امیر کی اطاعت بھی اِسی طرح لازم ہے بشرطیکہ امیر کا حکم خلافِ شریعت نہ ہو:

سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَايْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَآءُ يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ سَأَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ. وَقَالَ: اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا. فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَّا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ. (مسلم)

سلمہ بن یزید جعفیؓ نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کیا رہنمائی فرماتے ہیں ایسی صورت کے لیے کہ ہمارے امیر ہم سے اپنے حقوق کا تقاضا کریں لیکن بذاتِ خود ہمارے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کریں۔ آپ ﷺ نے اِس سوال کا جواب نہیں دیا۔ اُن صحابیؓ نے دوبارہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے پھر جواب نہ دیا۔ اُنہوں نے تیسری بار پوچھا

تو حضرت اشعث بن قیسؓ نے اُنہیں کہنی ماری (یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ اِس سوال کو پسند نہیں فرما رہے)۔ اس بار آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ''اُن کے احکامات سنو اور مانو کیونکہ اُن پر جوابدہی ان کے اپنے فرائض کی ہوگی اور تم پر جوابدہی تمہارے فرائض کی ہے''۔

آیات ۵۵ تا ۵۷

نظامِ خلافت آ کر رہے گا

اِن آیات میں بشارت دی گئی کہ اگر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق ایمان اور اعمالِ صالحہ کا حق ادا کر دیں تو:

i- اللہ اُنہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا۔

ii- اللہ دینِ اسلام کو سر بلندی اور غلبہ عطا فرمادے گا۔

iii- اللہ مسلمانوں کے لیے خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔

صحابہ کرامؓ کو یہ بشارتیں سن ۶ ھ میں دی گئیں۔ اُنہوں نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کا حق ادا کیا اور دو سال بعد ۸ ھ میں فتح مکہ کی صورت میں اللہ کے مذکورہ بالا وعدے پورے ہوگئے۔

اللہ کی یہ بشارت اِن شاء اللہ ایک بار پھر پوری ہونے والی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

عَنْ نُعمَانَ ؓ ابْنِ بَشِیرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَکُوْنُ النَّبُوَّۃُ فِیکُمْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ اِذَاشَآءَ اَنْ یَّرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ خَلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَااِذَاشَآءَ اَنْ یَّرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًاعَاضًافَیَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًاجَبْرِیًّا فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَاشَآءَ اَنْ یَّرْفَعَھَاثُمَّ تَکُوْنُ خَلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ (مسند احمد)

نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے مسلمانو!) نبوت تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ (یعنی نبی کریم ﷺ کی بنفس نفیس

موجودگی) پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت کا دور آئے گا، یہ دور بھی اُس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اُسے اُٹھا لے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی جو اُس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اسے بھی ختم کردے گا۔ پھر مجبوری کا دور حکومت ہوگا جو اُس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر اسے بھی ختم کردے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت کا دور آئے گا۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔

البتہ جو لوگ ایمان اور عملِ صالح کی طرف توجہ نہ دیں تو ایسے لوگ اللہ کی نظر میں فاسق ہیں۔ اعمال صالحہ سے مراد یہ ہے کہ نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ دی جائے اور زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ بلاشبہ کافر وقتی طور پر زمین دندنا رہے ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے۔ اللہ اُنہیں تباہ و برباد کردے گا اور اپنے بندوں کو زمین کی خلافت ضرور عطا فرمائے گا۔ بقول اقبال ؎

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش — اور ظلمت رات کی سیماب پا ہوجائے گی
پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغامِ سجود — پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہوجائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں — محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے — یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

آیات ۵۸ تا ۵۹

گھر کے اندر پردے کے لیے احکامات

اِن دو آیات میں گھر کے اندر کے پردہ کے دو احکامات دیے گئے:

i- تین اوقات میں بچے اور گھر میں موجود غلام اور کنیزیں صاحبِ خانہ کے خلوت کے کمرہ میں نہ آئیں۔ نمازِ فجر سے قبل، نمازِ ظہر کے بعد اور نمازِ عشاء کے بعد۔

ii- چھوٹے بچے دوسروں کے گھروں میں بلا روک ٹوک داخل ہوسکتے ہیں۔ البتہ جب وہ بالغ ہوجائیں تو بغیر صاحبِ خانہ کی اجازت کے گھر میں داخل نہ ہوں۔

آیت ۶۰

بوڑھی خواتین کے لیے پردہ کے حکم میں رعایت

ایسی بوڑھی خواتین جن کے اب نکاح کا امکان نہیں ہے' کھلے چہرہ کے ساتھ نامحرم مردوں کے سامنے آسکتی ہیں۔ البتہ وہ کسی قسم کی زیب و زینت اور آرائش کا اہتمام نہ کرتے ہوئے یہ رعایت حاصل کرسکتی ہیں۔ ہاں بہتر یہی ہے کہ وہ اِس رعایت کو اختیار نہ کریں۔ بلاشبہ جو خواتین بلوغت سے پردہ کا اہتمام کرتی ہیں وہ بڑھاپے میں بھی اس پر کاربند ہوتی ہیں۔ آج بھی بڑی بوڑھیاں پردہ میں ہوتی ہیں لیکن نئی نسل سے تعلق رکھنے والی جوان خواتین، مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگی ہوئی، نیم عریاں لباس میں نظر آتی ہیں۔ بقول اکبرالہ آبادی ؒ

میں نے دیکھا ہے کہ فیشن میں الجھ کر اکثر — تم نے اسلاف کی عزت کے کفن بیچ دیے
نئی تہذیب کی بے روح بہاروں کے عوض — اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیے

آیت ۶۱

دوسروں کے گھروں میں جانے کی اجازت

سورۂ نور میں جب گھر کے اندر کے پردہ کے احکامات آئے تو صحابہ کرامؓ نے دوسروں کے گھروں میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ اِس آیت میں اُنہیں اجازت دی گئی کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور احباب کے گھروں میں جاسکتے ہیں اور وہاں کھانا کھاسکتے ہیں' بشرطیکہ محرم اور نامحرم کی تمیز اور پردہ کے احکامات کا خیال رکھا جائے۔ کسی بھی گھر میں داخل ہوتے ہوئے گھر والوں کے لیے دُعا کی جائے کہ اللہ انہیں سلامتی، برکت اور پاکیزگی عطا فرمائے۔

آیات ۶۲ تا ۶۳

نظمِ جماعت

یہ آیات بیان کررہی ہیں کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو اجتماعی کاموں کو ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اجتماعی کام سے غیر حاضر نہیں ہوتے جب تک نبی اکرم ﷺ یعنی امیرِ جماعت سے اجازت نہ لے لیں۔ پھر امیرِ جماعت کا اختیار ہے کہ اُنہیں اجازت دے یا نہ دے۔ پھر امیر

کو ہدایت دی گئی کہ جسے اجازت دیں اُس کے لیے دُعائے استغفار کریں کیوں کہ اُس نے اجتماعی کام کو چھوڑ کر ذاتی کام کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ تمام اہلِ ایمان کو ہدایت دی گئی کہ وہ اجتماعی کام کے لیے پکار کو عام پکار نہ سمجھیں۔ جو لوگ چپکے سے اجتماعی کاموں کے درمیان سے کھسک جاتے ہیں اللہ اُن سے واقف ہے۔ اندیشہ ہے کہ اُنہیں اِس حرکت کی سزا ملے گی۔ اللہ ہمیں دین کے غلبہ کے لیے کسی اجتماعی نظم کے ساتھ جڑنے اور پھر اِس نظم کی مکمل پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۶۴

اللہ جانتا ہے ہم کس حال پر ہیں؟

اِس آیت میں خبردار کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم کس حال پر ہیں۔ مومن ہیں یا منافق، پردہ کے احکامات کا پاس کرنے والے ہیں یا اُن سے گریز کرنے والے اور نظمِ جماعت کی پابندی کرنے والے ہیں یا اُس کی خلاف ورزی کرنے والے۔ عنقریب اللہ کے سامنے روزِ قیامت حاضر ہوں گے اور ہمیں ہماری حقیقت سے آگاہ کر کے بدلہ دے دیا جائے گا۔ اللہ ہمیں اپنی رضا کے مطابق طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ فرقان

حق و باطل میں فرق کرنے والی سورۂ مبارکہ

اِس سورۂ مبارکہ میں مشرکینِ مکہ کے دعوتِ حق پر دس اعتراضات بیان کر کے اُن کا جواب دیا گیا۔ حق کا حق ہونا واضح کر دیا گیا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کر دیا گیا۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۳: اللہ کی عظمت وقدرت کا بیان
- آیات ۴ تا ۳۴: مشرکینِ مکہ کے اعتراضات اور ان کا جواب
- آیات ۳۵ تا ۴۴: رسولوں کی قوموں کے ساتھ کشمکش
- آیات ۴۵ تا ۶۲: اللہ کی نعمتیں اور قدرتیں

- آیات ۶۳ تا ۷۶: قرآن کا انسانِ مطلوب
- آیت ۷۷: مشرکینِ مکہ کے لیے آخری دھمکی

آیات ۱ تا ۳

اللہ کی عظمت اور قدرت

اِن آیات میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی عظمت وجلال اور بے مثال قدرتوں کو اِس طرح واضح کیا گیا:

i- اللہ ہی نے اپنے بندہ ﷺ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جو حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہے تاکہ وہ اِس کے ذریعہ تمام جہان والوں کو خبردار کردیں۔

ii- آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

iii- اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔

iv- اللہ کے ساتھ اُس کے اختیار میں کوئی شریک نہیں۔

v- اللہ ہی نے ہر شے کو بنایا اور اُس کی تقدیر بھی طے فرمادی۔

اللہ کے سوا جن معبودوں کو پکارا جاتا ہے اُنہوں نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ وہ سب تو خود مخلوق ہیں۔ وہ اپنے حوالے سے کسی نفع ونقصان کا فیصلہ نہیں کرسکتے ہیں اور نہ ہی اپنے جینے اور مرنے پر اختیار رکھتے ہیں۔ افسوس ہے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کی عقل پر!

آیات ۴ تا ۶

قرآنِ حکیم پر دو اعتراضات

مشرکینِ مکہ کے قرآنِ حکیم کے حوالے سے دو اعتراضات اِن آیات میں بیان کیے گئے:

i- قرآنِ حکیم (معاذ اللہ) جھوٹ ہے جو حضرت محمد ﷺ نے خود سے تراشا ہے اور کوئی دوسری قوم اِس حوالے سے اُن کی مدد کررہی ہے۔

ii- قرآنِ حکیم (معاذ اللہ) گزرے ہوئے قصوں کا مجموعہ ہے جو حضرت محمد ﷺ نے کہیں سے لے کر لکھ لیے ہیں اور وہی یہ صبح وشام سناتے رہتے ہیں۔

اعتراضات کے جواب میں ارشاد فرمایا گیا کہ قرآن اُس اللہ کا کلام ہے جو آسمان وزمین کے

تمام رازوں سے واقف ہے۔ وہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ البتہ قرآن پر اعتراض کرنے والے صاف جھوٹ بول رہے ہیں اور کھلی بے انصافی پر اتر آئے ہیں۔ اگر واقعی حضرت محمد ﷺ قرآن پیش کرنے کے لیے کسی قوم سے معاونت لے رہے ہیں تو اُنہیں چاہیے کہ کبھی اِس معاونت کے دوران چھاپہ مار کر رنگے ہاتھوں قرآن کی تیاری کرنے والوں کو بے نقاب کر دیں۔ وہ جھوٹے ہیں اور جانتے ہیں کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ بالکل خلافِ حقیقت ہے۔

آیات ۷ تا ۹

نبی اکرم ﷺ پر مشرکین کے پانچ اعتراضات

نبی اکرم ﷺ پر مشرکینِ مکہ کے پانچ اعتراضات اِن آیات میں مذکور ہیں:

i- یہ کیسے رسول ہیں جو عام لوگوں کی طرح خوراک کے محتاج ہیں اور بازاروں میں جا کر لین دین اور اشیاء کی قیمتوں میں کمی بیشی کراتے ہیں۔

ii- اگر یہ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو اُن کے ساتھ ایک فرشتہ ہونا چاہیے جو لوگوں کو خبردار کرے کہ اللہ کے رسول آرہے ہیں۔

iii- اگر یہ اللہ کے رسول ہیں تو اُن پر ہیرے جواہرات کا قیمتی خزانہ نازل ہونا چاہیے۔

iv- اگر یہ اللہ کے رسول ہیں تو اُن کے لیے ایک باغ لہلہانا چاہیے جس کے پھلوں سے یہ استفادہ کرتے رہیں۔

v- یہ رسول نہیں بلکہ معاذ اللہ ایک جادوزدہ انسان ہیں۔

اللہ نے اعتراضات پر تبصرہ فرماتے ہوئے افسوس کیا کہ مشرکین نبی اکرم ﷺ کے لیے کس قدر گھٹیا مثالیں بیان کر رہے ہیں۔ یہ گمراہ ہو چکے ہیں اور اِن کے ہدایت پر آنے کا کوئی امکان نہیں۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

اعتراضات کا جواب

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کے نبی اکرم ﷺ پر اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ فرمایا گیا کہ اگر اللہ چاہے تو نبی اکرم ﷺ کے لیے دنیا میں کئی باغات پیدا فرما دے جن کے نیچے سے نہریں

جاری ہوں اور آپ ﷺ کے لیے بڑے شاندار محلات کھڑے کر دے۔ مشرکین کا اصل مرض یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ آخرت قائم ہو اور وہاں اُن کے جرائم کی اُن سے باز پرس ہو۔ لہٰذا انکارِ آخرت کے لیے وہ نبی اکرم ﷺ کی پوری دعوت کو جھٹلا رہے ہیں اور اُن ﷺ پر اعتراضات کر رہے ہیں۔ لیکن وہ کان کھول کر سن لیں کہ جو بھی آخرت کی جواب دہی کا انکار کرے گا اُس کے لیے اللہ نے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

آیات ۱۲ تا ۱۶

کون سا انجام پسند ہے؟ بدترین جہنم یا اعلیٰ ترین جنت

یہ آیات مشرکینِ مکہ کو غور و فکر کی دعوت دے رہی ہیں کہ دو انجاموں میں سے ایک کا انتخاب کر لو:

i- بدترین جہنم جسے دور سے جب کافر دیکھیں گے تو وہ جوش سے ابل رہی ہوگی اور دھاڑ رہی ہوگی۔ جب اُس میں داخل ہوں گے تو انتہائی تنگ جگہ میں ہوں گے اور باہم زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اب وہ وہاں موت کو پکاریں گے۔ کہا جائے گا کہ ایک نہیں اب کئی موتیں مانگو۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مَنَ النَّارِ ''اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

ii- اعلیٰ ترین جنت جو متقیوں کے لیے ہمیشہ ہمیش کا ٹھکانہ ہوگی۔ وہ جنت میں جو خواہش کریں گے وہ پوری کر دی جائے گی۔ یہ جنت اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ ہے جس کا اللہ کے نیک بندے دنیا میں سوال کیا کرتے تھے کہ:

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ (آل عمران:۱۹۴)

''اے ہمارے رب! ہمیں وہ تمام نعمتیں عطا فرما جس کا آپ نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے''۔

آیات ۱۷ تا ۱۹

جنہیں شریک ٹھہرایا تھا وہی مشرکین کے خلاف گواہی دیں گے

مشرکین اللہ کے نیک بندوں کو اللہ کا شریک ٹھہرا کر سمجھتے ہیں کہ یہ روزِ قیامت اللہ کی بارگاہ میں

ہمارے لیے شفاعت کریں گے۔ یہ آیات آگاہ کررہی ہیں کہ جب اللہ اپنے محبوب بندوں سے پوچھے گا کہ کیا تم نے ان مشرکین کو شرک کرنے کی تلقین کی تھی؟ وہ صاف جواب دیں گے کہ ہمارے لیے ایسا کرنا ہرگز جائز نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اے اللہ! تونے اِن کو اور اِن کے باپ دادا کو دنیا میں ساز وسامان دیا جس کی وجہ سے یہ غفلت کا شکار ہوگئے۔ درحقیقت یہ لوگ تھے ہی بربادی کی طرف جانے والے۔ اب اللہ مشرکین سے فرمائے گا کہ تمہارے معبودوں نے تو تمہارے تصورات کا ردّ کردیا ہے۔ اب تم عذاب کو ٹال نہیں سکتے۔ اب ہم شرک کرنے والوں کو بڑا عذاب دے کر رہیں گے۔

آیت ۲۰

مشرکین کے اعتراض کا جواب

اِس آیت میں مشرکین کے اٹھائے ہوئے ایک اعتراض کا جواب دیا گیا۔ آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے اب تک جتنے رسول بھیجے ہیں، وہ سب کے سب انسان ہی تھے۔ اُن میں بشری کمزوریاں تھیں۔ وہ زندہ رہنے کے لیے خوراک کے محتاج تھے۔ ضروریات کے حصول کے لیے بازار جاتے تھے اور لین دین کرتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس وقت اہلِ باطل کی آزمائش اہلِ حق کے ذریعہ اور اہلِ حق کی آزمائش اہلِ باطل کے ذریعہ ہورہی ہے۔ اہلِ باطل یہ ماننے کو تیار نہیں تھے کہ اللہ نے ایک یتیم کو رسالت کے لیے چن لیا ہے اور یہ کہ نبی اکرم ﷺ کے وہ ساتھی ہدایت پر ہیں جو پیشہ کے اعتبار سے حقیر کام کرتے ہیں اور مالی اعتبار سے غربت سے دوچار ہیں۔ اِسی طرح اہلِ حق کا امتحان اہلِ باطل کے ذریعہ اِس طرح ہورہا ہے کہ اہلِ باطل اُن پر طنز واعتراضات کے تیر برسا رہے ہیں اور تشدد کا بازار گرم کررہے ہیں۔ اب دیکھنا ہے کہ اہلِ حق صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ سب کا طرزِ عمل دیکھ رہا ہے۔ وہ ظالموں کو سزا دے گا اور حق پر ڈٹ جانے والوں کو انعامات سے نوازے گا۔

؛